مولانا عزیز زبیدی، منڈی واربرٹن ضلع شیخوپورہ

آخری قسط

اربعین ولی اللّٰہی

۲

اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ

(۲۱) معیتِ دوست: آدمی اس کے ساتھ ہو گا جس سے محبت رکھتا ہے۔

تشریح:

یہ روزِ محشر کی بات ہے، اچھا ہوگا تو اچھا، برا ہوگا تو برا۔ اچھے کے ساتھ بہشت میں جائیگا اور برے کے ساتھ دوزخ میں۔ اس لیے دیکھ لیجیے کہ آپ کے دوست کون ہیں؟ اُن کا جو حشر ہو سکتا ہے، کیا آپ کو بھی اپنے لئے وہ پسند ہے؟

یہ تو صرف معیت کا نتیجہ ہوگا، اگر رنگ بھی اسی طرح کا چڑھالیا تو پھر شاید اس کے نتائج بھی سوا ہونگے بہرحال دوستی دو دھاری تلوار ہے، آر یا پار، اس لئے فیصلہ آپ کے ہاتھ میں ہے! اپنے گردوپیش کا جائزہ لے کر سوچ لیجیے کہ آپ کہاں کھڑے ہیں؟ اگر بذاتِ خود تو نیک رہے مگر یار بد، تو بدیاری کی خراشوں کا اندیشہ پھر بھی رہے گا۔

مَا هَلَكَ امْرُءٌ عَرَفَ قَدْرَهٗ

(۲۲) اپنی حقیقت پہچانیئے! وہ آدمی ہلاک نہ ہوا جس نے اپنی حقیقت پہچانی

تشریح: انسان کا مقام و مرتبہ کیا ہے؟ اور دنیا میں اس کی تشریف آوری کی غرض و غایت کیا ہے؟ جس نے ان امور کا احساس کیا وہ بچ گیا، جو شخص اس سے غافل رہا، اس کا مستقبل خطرہ میں پڑ گیا۔

انسان خدا کا غلام دوسری مخلوق کا آقا ٹھہرا ہے، اسے خدا کی غلامی کا حق ادا کر کے دنیا کی امامت پر فائز ہونا ہے اگر اس کے بجائے وہ دوسری دنیا کے حضور سجدہ ریز ہونا پسند کر لیتا ہے تو پھر یہی کہا جاسکیگا

کہ: اس کی قسمت پھوٹی!

⑳ حرامی بچہ:

اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ

عورت کو لڑکا اور بدکار مرد کو پتھر!

تشریح:

مترجم نے اس کا یہ مطلب بیان کیا ہے کہ "اگر زنا سے لڑکا پیدا ہو تو اس کی ماں مالک ہے، باپ مالک نہیں!"

یہ اس صورت میں ہے جب باپ انکاری ہو، دوسرے اس کے یہ معنی ہیں کہ: عورت جس کے نکاح میں ہے یا جس کی لونڈی ہے، بچہ اس کا ہے، زانی کیلئے خاک ہے یا سنگساری — بہر صورت، زانی کا بچہ میں کوئی حصہ نہیں ہے۔ اس کے حصہ میں محرومی، بدنامی یا سنگساری یا درے ہیں — بچہ بہر حال نہیں ہے۔ بچہ شوہر کا ہے، اگر وہ انکاری ہو تو پھر ماں مالک ہے۔

㉔ دینے والا ہاتھ:

"اَلْیَدُ الْعُلْیَا خَیْرٌ مِّنْ یَّدِ السُّفْلٰی"

اوپر والا ہاتھ، نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔

تشریح:

یعنی دینے والا، لینے والے منگتے سے بہتر ہے۔ یہ تقابل نہیں بلکہ ایک پیرایہ بیان ہے۔ ورنہ مانگنے والا کسی بھی درجہ میں محمود نہیں ہے۔

㉕ ناقدرا:

لَا یَشْکُرُ اللّٰہَ مَنْ لَّا یَشْکُرُ النَّاسَ

خدا کا حق نہ مانے گا جس نے لوگوں کا حق نہ مانا۔

تشریح:

جو لوگ آنکھوں کے سامنے ہیں، اگر ایک انسان انکی کسی نیکی کی قدر نہیں کرتا اور شکریہ ادا نہیں کرتا، تو اس سے یہ کیا توقع کی جاسکتی ہے کہ وہ ان دیکھے خدا کے احسانات کی قدر کریگا؟

㉖ محبت اندھی ہوتی ہے!

حُبُّكَ الشَّيْءَ يُعْمِيْ وَيُصِمُّ

چیز کی محبت تجھے اندھا اور بہرا کر دیتی ہے

تشریح:

یہ انسان کی فطری کمزوری ہے کہ جس سے اسے محبت ہوتی ہے، اسے اس کے عیب بھی ہنر دکھائی دیتے ہیں۔ انسان کو سب سے زیادہ محبت اپنی جان، پھر اپنی آل و اولاد سے ہوتی ہے۔ اس لئے عموماً ان کے سلسلہ میں اندھا

بہرا ہی رہتا ہے، نہ خود کوئی عیب ان میں نظر آتا ہے، نہ کسی کے سمجھائے اسے کچھ سوجھتا ہے۔

(۲۷) انسانی فطرت!

جُبِلَتِ الْقُلُوْبُ عَلٰى حُبِّ مَنْ اَحْسَنَ اِلَيْهَا وَبُغْضِ مَنْ اَسَاءَ اِلَيْهَا

انسان کی یہ فطرت ہے کہ جو اس سے نیکی کرے، وہ اس سے محبت کرتا ہے، اور جو اس سے برائی کرے، اس سے نفرت کرتا ہے!

تشریح:

اور یہ خو کچھ بری بھی نہیں ہے، بشرطیکہ جائز دائرے میں رہے ــــ افراط و تفریط سے یہی خوبی عیب بن جاتی ہے۔

(۲۸) توبہ کرنے والا

اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهٗ ــ!

گناہ سے توبہ کرنے والا اس شخص کی مانند ہے جس کے ذمے کوئی گناہ نہیں!

تشریح:

احساسِ زیاں کے بعد خدا کے حضور گڑگڑا کر معافی مانگنے اور آئندہ محتاط رہنے کا، خدا سے عہد کرنے کا نام توبہ ہے ــ توبہ کے لفظی معنی "رجوع" کرنے کے ہیں، یعنی گناہ کی صورت میں گویا کہ گنہگار خدا سے دور چلا جاتا ہے، اور توبہ کرنے کی صورت میں احساسِ ندامت کے ساتھ اپنے رب کی طرف پلٹ آتا ہے ــــ یہ وہ کیفیت ہے جو خدا کے ہاں بار پا جاتی ہے اور انسان کو دھو کر رکھ دیتی ہے ــ یہ مقام خدا کی توفیق کے بغیر حاصل نہیں ہوتا ــــ استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو القیوم واتوب الیہ !

(۲۹) حاضر اور غائب میں بڑا فرق ہے!

اَلشَّاهِدُ يَرٰى مَا لَا يَرَاهُ الْغَائِبُ

حاضر دیکھتا ہے جو غائب نہیں دیکھتا!

تشریح:

گو سن کر ایک گونہ ظن غالب حاصل ہو جاتا ہے تاہم جو لوگ موقع پر موجود ہوتے ہیں، ان کو یقین اور طمانیت کی جو دولت ہاتھ آجاتی ہے، غائب کو وہ سرمایہ ہاتھ نہیں آتا۔

(۳۰) معزز انسان کا احترام کیجئے!

اِذَا جَاءَكُمْ كَرِيْمُ قَوْمٍ فَاَكْرِمُوْهُ

جب تمہارے پاس کسی قوم کا سردار آئے تو اس کی تعظیم کرو

تشریح:

قوم کوئی ہو، اس کا اگر ایک سردار یا کوئی معزز آدمی آئے تو اس کا احترام اور تعظیم کرنا دینی فریضہ ہے۔

اسلام فرقِ مراتب کو ملحوظ رکھنے کا درس دیتا ہے ۔ ایک ہی لاٹھی سے سب کو نہیں ہانکتا ۔

(۳۱) اپنی نیک کمائی کا تحفظ :

مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِہٖ فَھُوَ شَھِیْدٌ
جو شخص اپنے مال کو بچاتے ہوئے مارا گیا وہ بھی شہید ہے۔

تشریح :

کمائی نیک ہو، اس سے متعلقہ حقوق ادا ہوتے ہوں اور اسے خدا کی امانت تصور کرتا ہو تو ایسے مال اور کمائی کا تحفظ کرتے ہوئے اگر کوئی شخص اپنی جان لڑا دیتا ہے تو واقعی ایسا شخص شہید ہونا چاہیئے کیونکہ اب اللہ کے مال کے چوکیدار کی حیثیت سے اس نے اپنی جان دی ہے ۔ لیکن جن لوگوں کے مال اور کمائی کی یہ کیفیت نہیں ہے، ان کے لئے اس اعزاز کی ارزانی باید و شاید ۔ ـــــ الا ان یشاء اللہ واللہ لا یسئل عما یفعل ـــــ !

(۳۲) جھوٹی قسمیں :

اَلْیَمِیْنُ الْفَاجِرَۃُ تَدَعُ الدِّیَارَ بَلَاقِعَ
جھوٹی قسم ملکوں کو اُجاڑتی ہے !

تشریح :

جھوٹی قسم عموماً حق مارنے اور مخاطب کی آنکھ میں دھول جھونکنے کیلئے ہوتی ہے ۔ ظاہر ہے اس سے دنیا اجڑے گی برکت کافور ہوگی اور حق تلفیاں رنگ لائیں گی ـــــ اس مرض میں عموماً دوکاندار اور کاروباری لوگ زیادہ مبتلا ہوتے ہیں ۔

خدا کے نام سے برکت حاصل کرنا تو ایک بات ہوئی لیکن کسی کی بے برکتی یا کسی کی جیب کترنے کیلئے اس کے پاک نام کو استعمال کرنا خدا کے پاک نام کی بہت بڑی بے قدری ہے ـــــ جس کے نتائج بہرحال خوشگوار نہیں ہو سکتے، ایسی نحوست ضرور ہی رنگ لاتی ہے ۔

(۳۳) مقامِ نیت :

اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّۃِ
کاموں کا اعتبار نیت سے ہے ۔

تشریح :

جیسی نیت ویسی مراد ! اگر نیت نیک ہے تو غلطی سرزد ہو جانے کے باوجود اجر ملے گا ۔ اگر نیت بد ہے تو عبادت بھی معصیت بن سکتی ہے ۔

(۳۴) سرالاخادم :

سَیِّدُ الْقَوْمِ خَادِمُھُمْ
قوم کا سردار ان کا خادم ہے

تشریح :

اس حدیث نے "سیادت اور قیادت" کا تصور ہی بدل دیا ہے - اسلام کی نگاہ میں سیادت شاہزادگی کا نام نہیں ہے اور نہ اقتدار کے مزے لوٹنے کیلئے کوئی زینہ ہے، بلکہ یہ قوم کی پاسبانی اور چوکیداری ہے پھولوں کا تاج نہیں، کانٹوں کی سیج ہے "جن کو "سیادت اور قیادت" کی ان نزاکتوں کا احساس تھا - ان کی کیفیت یہ تھی کہ لوگ سوتے تھے، وہ ان کے غم میں رات بھر روتے تھے، لوگ اس کے حصول کیلئے ایمان کی دولت تک تج دیتے ہیں، وہ اقتدار کے تصور سے لرزہ بر اندام رہتے تھے - بہرحال جن کو دین و ملت کی خدمت اور چاکری منظور ہے، وہ اس میدان میں قدم رکھے، ان کا جو بھی قدم اٹھے گا، عبادت شمار ہوگا - لیکن جو لوگ دین و ملت کے نام پر "اقتدار اور شاہزادگی" جیسی پری کی ٹوہ میں نکلے ہیں، دعا کیجئے کہ توبہ سے پہلے اسی چسکے میں ان کا دم نہ نکلے - ورنہ سمجھ لیجئے کہ وہ مارے گئے -

(۲۵) میانہ روی :

خَيْرُ الْأُمُوْرِ أَوْسَطُهَا

سب کاموں میں میانہ روی بہتر ہے

تشریح :

انسان گوشت و پوست کا پتلا ہے، لوہا اور پتھر نہیں کہ جتنا استعمال کیا جائے اس کو کچھ نہیں ہوگا - اس لئے اس کے لئے بہتر یہی ہے کہ جو کام کرے، وہ دنیا کا ہو یا دین کا، انفرادی ہو یا اجتماعی، بہرحال ان میں درمیانی چال اختیار کرے ــــ خدا کا بھی اس سے یہی مطالبہ ہے، اکتاہٹ بردوش عبادت بھی ہو تو اسے قبول نہیں، خوش دلی کے ساتھ اور محض خدا کی خوشنودی کیلئے ایک لمحہ بھی ہو تو خدا کے ہاں وہ بھی عظیم کام ہے -

(۲۶) الٰہی برکت کر :

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ فِيْ اُمَّتِيْ فِيْ بُكُوْرِهَا يَوْمَ الْخَمِيْسِ!

الٰہی! میری امت کے آغاز دن کے سفر میں (بالخصوص جمعرات کو) برکت دے!

تشریح :

غرض یہ ہے کہ: انسان تازہ دم ہوجاتا ہے اگر صبح سویرے اٹھ کھڑا ہو تو خیریت سے منزل پالیتا ہے اور آپ کی خدا سے یہی دعا بھی ہے - اس لئے ان شاء اللہ ضرور رہی برکت ہوگی -

(۲۷) تنگدستی :

كَادَ الْفَقْرُ اَنْ يَّكُوْنَ كُفْرًا

قریب ہے کہ کفر تنگ دستی کا سبب بن جائے

تشریح :

ایمان کمزور ہو تو بسا اوقات انسان چند لقموں کے عوض ایمان بھی بیچ دیتا ہے۔ اس لئے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے محتاجی سے پناہ مانگی ہے۔ بہرحال یہ امتحان بہت سخت امتحان ہے۔ اللہ اس میں کسی کو بھی نہ ڈالے، آمین!

(۳۸) سفر عذاب ہے:

اَلسَّفَرُ قِطْعَةٌ مِّنَ الْعَذَابِ!

سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے!

تشریح:

سفر کی مشکلات کا اندازہ وہی لوگ کر سکتے ہیں جن کو کبھی اس کا تجربہ ہوا ہے۔ بہرحال گھر سے نکل کر انسان ایک عجیب سی کسمپرسی کے حوالے ہو جاتا ہے اور کچھ پتہ نہیں ہوتا کہ کیا کب پیش آجائے، اس لئے ہر جانے والے کو الوداع کرتے وقت سب یہی کہتے ہیں "خدا حافظ!"

(۳۹) مجلس کی آبرو:

اَلْمَجَالِسُ بِالْاَمَانَةِ

مجلسیں امانت کے ساتھ ہوتی ہیں!

تشریح:

اجتماع اور اجلاس کا محرک اگر ایمانداری نہیں، یا ایمانداری کے ساتھ اس میں حصہ نہیں لیا، یا اس سلسلہ کے معاملات کو مقدس امانت تصور نہیں کیا، تو یقین کیجئے اس کا حشر بھی ع

نشستند و گفتند و برخاستند

... کے سوا کچھ نہیں نکلے گا، یا ہو سکتا ہے کہ لینے کے دینے ہی پڑ جائیں۔

(۴۰) بہتر زادِ راہ:

خَيْرُ الزَّادِ التَّقْوٰى

بہتر زادِ راہ تقویٰ ہے!

تشریح:

گھر سے نکلے مگر پلے کچھ نہ ہو۔ اگر ہو تو مناسب نہ ہو تو سفر "سفر" بن سکتا ہے — اگر زندگی کے اس طویل سفر میں کسی نے "تقویٰ" کی پونجی پلے باندھ لی تو پھر امید ہے کہ خیر ہی گذرے گی۔

تقویٰ اس کھٹکے کا نام ہے جو خشیتِ الٰہی کی بنا پر دل میں پیدا ہوتا ہے اور قدم قدم پھونک پھونک کر رکھتا ہے کہ کہیں وہ خدا اور اس کے رسولؐ کے منشا کے خلاف نہ اٹھنے پائے۔

"اللّٰھم تقبلھا منی بقبول حسن واجعلھا لی ذخراً انک رؤف رحیم۔ وصل وسلم وبارک علی امام المتقین، آمین یارب العالمین!"